روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 30 جنوری 2014ء 28 ربیع الاول 1435 ہجری 30 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 25

زبان میں نور کے حصول کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے دل اور میری زبان میں نور بھر دے۔ اور میرے کانوں میں اور میری آنکھوں میں بھی نور عطا کر اور میرے اوپر اور نیچے اور دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور میرے نفس میں نور رکھ دے اور مجھے نور کا وافر حصہ عطا فرما۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل حدیث :1280)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت ﷺ دن کے دوران صحابہ کی تعلیم وتربیت کے علاوہ ان کے ساتھ قومی کاموں میں بھی شریک ہوتے۔ اپنے کسی صحابی کو تین دن سے زیادہ نماز یا مسجد سے غیر حاضر پاتے تو اس کے بارہ میں پوچھتے۔ اگر وہ سفر پر ہوتا تو اس کے لئے دعا کرتے، اگر کوئی شہر میں موجود ہونے کے باوجود نماز سے غائب ہوتا تو اس کی ملاقات کو جاتے، بغرض ملاقات انصار صحابہ کے گھروں میں جایا کرتے۔ آپؐ کی چال ایسی سبک تھی کہ جیسے ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔ آپؐ گردن اکڑ کر کبھی نہ چلتے بلکہ نظریں نیچی رکھتے اور ہمیشہ سلام کرنے میں پہل کرتے۔ جو بات ناگوار ہوتی اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ آپؐ دوسروں کے معاملات میں جن کے ساتھ اپنا کوئی تعلق نہ ہو بے جا دخل اندازی پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپؐ تین چیزوں یعنی جھگڑے، تکبر اور فضول باتوں سے ہمیشہ اجتناب کرتے تھے۔ اپنے صحابہ کے حالات سے باخبر رہتے اور کسی کے بارہ میں یکطرفہ کوئی بات سننا گوارا نہ کرتے اور فرماتے کہ میرا سینہ میرے صحابہ کے بارہ میں صاف رہنے دو۔ اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ مسلمانوں میں دھوکہ فریب کی کوئی بات نہ پائی جائے اور مایوسی کی باتوں کے سخت خلاف تھے۔ اپنے صحابہ کو باہم تعاون اور محبت سے مل کر کام کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ کوئی صحابی بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کو جاتے اور مریض کا حال پوچھ کر خدا تعالیٰ کو شافیٔ مطلق پر یقین کرتے ہوئے مریض کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کرتے۔

اَذھِبِ البَأسَ رَبَّ النَّاسِ...... (بخاری کتاب الطب)

یعنی بیماری کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! شفا عطا کر کہ تو ہی شافی ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

رسولؐ کریم کو بے مقصد بازار جانا پسند نہیں تھا۔ فرماتے تھے کہ اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ جگہ بازار اور پسندیدہ جگہ خدا کے گھر یعنی مساجد ہیں۔ تاہم کسی ضرورت کے لئے بازار جانا ہوتا تو یہ دعا کر کے جاتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسالُکَ خَیرَ ھٰذِہِ السُّوقِ ...... (کتاب الدعاء للطبرانی)

یعنی اے اللہ ! میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں۔ اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔

ہمارے نبیؐ کو حساب کتاب اور یوم آخرت کی ہمیشہ فکر رہتی۔ فرماتے تھے کہ قبرستان جایا کرو کہ یہ بھی آخرت کو یاد کروانے کا ذریعہ ہے۔ بعض دفعہ تو راتوں کو اٹھ کر جنت البقیع میں جا کر سجدہ میں دعا کرتے پائے گئے۔ اپنے صحابہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل ہوتے اور وفات یافتگان کا ہمیشہ ذکر خیر کرنے کی تلقین فرماتے۔ عام دنوں میں بھی قبرستان میں اپنے وفا شعار مرحومین اور عزیزوں کی دعا کے لئے تشریف لے جاتے اور کہتے

اَلسَّلامُ عَلَیکُم اَھلَ الدِّیَارِ ...... (نسائی کتاب الجنائز)

یعنی اے مومنوں اور مسلمانوں میں سے دوسرے جہان کے باسیو! تم پر سلامتی ہو یقیناً ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا طلبگار ہوں۔

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2014ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 7 تا 13 فروری 2014ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احبابِ جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اپنی جماعت کے ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ فروری 2014ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مکرم محمد اسماعیل خان فاروق صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم

خدام الاحمدیہ بیلجیئم کا مثالی وقارعمل اور میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم نے سال نو کا آغاز نماز تہجد سے کیا۔ بیلجیئم کی 13 مجالس بیلجیئم میں 332 افراد نے نماز تہجد ادا کی۔ پروگرام کے مطابق یکم جنوری 2014 کو بعد نماز فجر بیلجیئم کی تمام مجالس میں وقارعمل کیا گیا۔ شعبہ وقارعمل کے تحت اس سال تمام مجالس نے اپنی اپنی لوکل کونسلز میں وقارعمل کے لئے رابطہ کیا۔ بیلجیئم کے 14 شہروں میں لوکل کونسلز کے ساتھ مل کر وقارعمل کیا گیا۔

میڈیا کوریج

الحمدللہ اس وقارعمل میں 329 خدام واطفال اور انصار نے حصہ لیا۔ اس وقارعمل کو بیلجیئم کے میڈیا نے بھی کوریج دی۔

امسال اللہ کے فضل سے پہلی بار بیلجیئم کے نیشنل TV جس کا نام VRT ہے نے وقارعمل کی کوریج کی۔ یکم جنوری کے دن تین مرتبہ پرائم ٹائم خبرنامہ کے دوران خبر نشر کی۔ VRT کی ویب سائٹ کے مطابق تقریباً 2.5 ملین لوگ روزانہ یہ چینل دیکھتے ہیں۔

بیلجیئم کے نیشنل ریڈیو جس کا نام Radio 2 ہے نے لیئر اور ہاسلٹ کے شہروں میں وقارعمل کرتے ہوئے خدام سے انٹرویوز لئے Radio 2 کی ویب سائٹ کے مطابق 1.5 ملین لوگ روزانہ یہ ریڈیو سنتے ہیں۔

1۔ بیلجیئم کے نیشنل اخبار Het Newsbald نے لیئر کے شہر میں وقارعمل کی کوریج کی اور 2 جنوری کے شمارے میں اس خبر کو شائع کی۔ Het Newsbald کی ویب سائٹ کے مطابق اڑھائی لاکھ لوگ روزانہ یہ اخبار پڑھتے ہیں۔

2۔ Het laatste niews بھی بیلجیئم کا نیشنل اخبار ہے اس اخبار نے Hasselt,Sint Truiden, Lier, Hoogstraten کے شہروں میں کوریج کی۔ Het laatste niews کی ویب سائٹ کے مطابق ساڑھے تین لاکھ لوگ روزانہ یہ اخبار پڑھتے ہیں۔

3۔ Gazat van Antwerpen بیلجیئم کا ریجنل اخبار ہے اس اخبار نے Antwerpen, Lier, Hoogstraten کے شہروں میں کوریج کی۔ ان کی ویب سائٹ کے مطابق ایک لاکھ لوگ روزانہ یہ اخبار پڑھتے ہیں۔

4۔ Het Blang van Limburg بیلجیئم کا ریجنل اخبار ہے اس اخبار نے Herk De stad, Hasselt, Sint truiden, Genk, Beringen کے شہروں میں کوریج کی۔ ان کی ویب سائٹ کے مطابق ایک لاکھ بارہ ہزار لوگ روزانہ یہ اخبار پڑھتے ہیں۔

اس کے علاوہ متعدد لوکل رسالہ جات نے وقارعمل کے پروگرام کو سراہتے ہوئے اس کی تصاویر اور رپورٹ کو اپنے رسالہ کی زینت بنایا۔

دوران وقارعمل شہریوں نے خدام سے وقارعمل کا مقصد دریافت کیا جس پر ان کو جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا۔ تمام شہریوں نے جماعت احمدیہ جو کہ امن پسند جماعت ہے کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ باقی لوگ بھی اسی طرح انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں۔

ہاسلٹ شہر کا دورہ

خاکسار بعد از دعا صبح 5:30 بجے مہتمم مال مکرم یاسر نوید صاحب کے ہمراہ برسلز سے ہاسلٹ کے لیے روانہ ہوا۔ ہاسلٹ مشن ہاؤس میں نماز تہجد و فجر ادا کی۔ ناشتہ کے بعد وقارعمل کا آغاز کیا جس کے بعد Genk اور Herk de Stad میں ٹیمیں بھجوائیں۔ 10:00 بجے دن سنتر ودن کے شہر میں پہنچے اس کے بعد Beringen کا سفر اختیار کیا۔ 12:30 بجے دوپہر Kasterlee کے میئر محترم Ward Kennes صاحب سے ملاقات کی جس کے بعد Turnhout میں نماز ظہر وعصر ادا کی اور دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد لیئر شہر سے ہوتے ہوئے تقریباً 5:00 بجے شام برسلز میں واپسی ہوئی۔ دوران سفر 8 شہروں کا دورہ کیا۔ جس میں میئر حضرات اور 6 شہروں میں کونسلرز سے بھی ملاقات ہوئی۔

وقارعمل کیلئے ٹیمیں روانہ

دوسرا قافلہ مہتمم صاحب وقارعمل آصف عمیر بھنڈر صاحب کی زیرنگرانی روانہ ہوا جس میں معتمد صاحب مجلس محمد اظفر خان فاروق صاحب نے بھی شرکت کی۔ یہ قافلہ 6:00 بجے صبح برسلز سے آنٹورپن کیلئے روانہ ہوا۔ آنٹورپن مشن ہاؤس میں نماز تہجد و فجر ادا کی۔ ناشتہ کے بعد وقارعمل کا آغاز کیا جس کے بعد Hoogstraten کے شہر کا دورہ کیا۔ بعد ازاں Kasterlee میں صدر مجلس کے قافلہ میں شامل ہوگئے۔

محترم ملک مسعود صاحب نے بطور مرکزی نمائندہ Oostende شہر کا دورہ کیا۔ مرکزی مشن ہاؤس اور د لبیک کے شہر میں مکرم حیدر سرفراز صاحب نائب معتمد مجلس نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔

تمام احباب خدام الاحمدیہ کا کام دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ مستقبل میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے گا اور خدمت خلق کے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے احسن اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعارف کتب

چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب

مولف: حنیف احمد محمود
ضخامت حصہ اردو: 423 صفحات
انگریزی حصہ: 42 صفحات

نصف صدی سے زائد عرصہ تک بھرپور خدمات سلسلہ بجالانے والے مخلص اور فدائی خادم سلسلہ اور صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ان خوش نصیب شخصیات میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی متعدد اہم ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ 20/اپریل 1919ء کو چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری شیر محمد صاحب کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم باجوہ صاحب کو 1944ء میں زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کی پہلی تقرری 14 جنوری 1946ء کو لندن میں بطور امام بیت الفضل ہوئی۔ تین سال تک وہاں کامیاب خدمات سرانجام دینے کے بعد 1949ء میں واپس تشریف لائے اور آپ کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمت سپرد کی گئی۔ 1950ء میں آپ واپس انگلستان تشریف لے گئے اور 1955ء تک بطور امام بیت الفضل لندن کام کرتے رہے۔ 1955ء کو مرکز سلسلہ ربوہ تشریف لا کر وفات تک آپ کو نہایت اہم فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔ آپ کا خدمت دین سے بھرپور وقف بلاشبہ خلافت سے وابستگی، نظام سلسلہ کی اطاعت اور انتھک محنت ولگن کا آئینہ دار ہے۔

مصنف نے کتاب کو مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا ہے خاندانی پس منظر، اولاد کی تربیت کے طریق اور نصائح، اخلاقیات، عزیز واقارب سے حسن سلوک، اعزازات، لندن میں خدمات، بادشاہوں، سفیروں اور حکومتی اہلکاروں سے ملاقاتیں، خلفاء کے ساتھ دوروں میں ہمرکابی کا شرف، خادم اور مخدوم کا پیار بھرا تعلق، قید وبند کی صعوبتیں اور اسیری کی سعادت، تبرکات ونوادرات، کہانی اپنی زبانی، علالت ووفات اور خراج عقیدت وغیرہ اور حصہ دوم کے ابواب میں تربیتی مضامین، دعوت الی اللہ سے متعلق مضامین، تردید عیسائیت کے بارے میں مضامین خطوط اور غیر مطبوعہ مضامین، 42 صفحات پر مشتمل انگریزی حصہ میں بھی محترم باجوہ صاحب کے بعض مضامین اور عیدالاضحیٰ کے خطبات وغیرہ شامل ہیں۔

محترم باجوہ صاحب کا خلافت سے گہرا تعلق اور وابستگی اور اطاعت کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے۔ آپ کو دو خلفاء کے ساتھ بطور پرائیویٹ سیکرٹری کام کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ سندھ اور کوئٹہ کے سفروں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفة المسیح الثالث کے ساتھ پاکستان اور پاکستان سے باہر سفروں میں ہمراہ جانے کی بھی توفیق ملی۔ اس کتاب میں ان سفروں کا احوال اور ایمان افروز باتیں شامل اشاعت کی گئی ہیں۔ اگر آپ کی خلیفة المسیح کے ساتھ اطاعت، فدائیت، اخلاص اور پیار ومحبت کو دیکھا جائے تو آپ صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں اور دوسری طرف خلیفة المسیح کی اپنے پیارے حواری اور مرید سے شفقت کے جلوے اتنے نمایاں تھے کہ دیکھنے والے رشک کرتے تھے۔

آپ کے خلاف مخالفین نے چار جھوٹے مقدمات قائم کئے۔ آپ کو جیل بھی جانا پڑا لیکن آپ کی دعوت الی اللہ کے لئے تڑپ اور لگن میں کمی نہ آئی۔

آج کی نئی نسل کے لئے بزرگان جماعت کی عمدہ سیرت کے ایمان افروز واقعات قابل تقلید ہیں، ان کو نہ صرف پڑھنا اور سننا چاہیئے بلکہ عمل پیرا ہوتے ہوئے حرز جان بنانا چاہیئے۔ مصنف کتاب ہٰذا نے محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کی سیرت وسوانح پر مشتمل کتاب کی اشاعت کر کے نوجوان نسل کو مخلص خادم سلسلہ کے اخلاق اور خوبیاں اپنانے کا موقع دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ایف شمس)

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

رسول اللہ ﷺ کا جانی دشمنوں سے عفوو درگزر

لیا ظلم کا عفو سے انتقام　　علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

تو (اپنی تعلیم اور عمل میں) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔(القلم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ کی گواہی ہے جو سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں بتائیے؟

حضرت عائشہ ؓ فرمانے لگیں۔کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نبی کے اخلاق قرآن تھے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا باب جامع صلوٰۃ الیل)

یعنی رسول اللہ ﷺ کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق تھے۔ یا دوسرے لفظوں میں قرآن کی عملی تصویر تھے اب قرآن کریم میں دیکھتے ہیں کہ عفوو درگزر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا ارشاد فرمایا ہے۔

(اے نبی ہمیشہ) درگزر سے کام لے اور مطابق فطرت باتوں کا حکم دیتا رہ اور جاہل لوگوں سے منہ پھیر لے۔(الاعراف: 200) دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جہالت سے پیش آنے والوں اور استہزاء کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:۔

یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں۔(الحجر:96) یعنی انہیں سزا دینے کے لئے ان سے تیرا انتقام لینے کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔تو درگزر سے کام لیتا رہ۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اعرض عن الجاھلین ،کا ہی خطاب ہوا۔خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بری طرح تکلیفیں دی گئیں۔اور گالیاں بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ان کے لئے دعا کی ،اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا۔تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح و سلامت رکھیں گے۔اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور ﷺ کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے۔اور خود ہی ذلیل وخوار ہوکر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

(تفسیر مسیح موعود جلد 4،ص 221)

رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر کسی سے بدلہ نہیں لیا۔

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لئے کوئی بدلہ نہیں لیا۔ جب کبھی ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا۔تو آپؐ نے معاف فرما دیا۔ درگزر فرمائی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بدلہ لیتے۔

(صحیح بخاری کتاب المحاربین)

انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کمیاب، نادرالوجود چیز دشمنوں پر رحم اور ان سے عفوو درگزر ہے۔لیکن حامل وحی ونبوت کی ذات اقدس سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں یہ چیز کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ دشمن سے انتقام لینا انسان کا قانونی حق ہے۔لیکن رحمت مجسم ﷺ نے کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ بلکہ ہمیشہ اور ہر مقام پر عفوو درگزر سے کام لیا۔رسول اللہ ﷺ کے عفوو درگزر کے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

اونٹنی کی بچہ دانی ڈالنے والے کو معاف فرمادیا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ایک بار سجدہ میں تھے۔(خانہ کعبہ میں) اور آپ کے پاس مشرکین قریش میں سے کچھ لوگ بھی تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی بچہ دانی لایا۔اور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ پر اسے ڈال دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر نہ اٹھایا۔اتنے میں حضرت فاطمہ ؓ آئیں اور انہوں نے آپ کی پیٹھ سے وہ اٹھائی۔اور اسے بددعا دینے لگیں۔جس نے یہ حرکت کی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے اللہ تو ہی قریش کے سرداروں سے نپٹ اے میرے اللہ! ابوجہل بن ہشام،عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ،عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف فرمایا یا ابی بن خلف سے نپٹ اور اعراض فرمایا۔

(بخاری کتاب الجزیہ باب طرح جیف المشرکین)

گلا دبایا گیا اور آپؐ نے معاف فرمادیا

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ مشرکوں نے بہت سخت تکلیف آنحضرت ﷺ کو کیا دی تھی۔انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے۔اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آپ کے پاس آیا۔اور اپنی چادر آپ ﷺ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپ کا گلا گھونٹا۔اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آن پہنچے۔انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا۔اور آنحضرت ﷺ کو چھڑایا۔اور کہنے لگے کیا تم ایک شخص کو اس لئے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔اور وہ تمہارے رب کی طرف سے کھلے کھلے نشانات لے کر آیا ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب المہاجرین و فضلھم)

اسم محمد ﷺ

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں اور لعنت مجھ پر سے کیونکر ٹال دیتا ہے۔وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں۔میں محمد ﷺ ہوں۔

(بخاری کتاب مناقب باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ)

رسول اللہ ﷺ نے قریش کی گالیوں پر کیسا جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ مجھے ان کی گالیوں کی کیا پرواہ ہے۔

سفر طائف اور لہولہان کرنے والوں کو معاف فرمادیا

حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد مشرکین مکہ نہایت بے رحمی اور بے باکی سے آنحضرت ﷺ کو ستاتے تھے۔اہل مکہ کے ظلم وستم دیکھ کر آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ طائف تشریف لے جائیں۔اور وہاں دعوۃ اسلام فرمائیں۔طائف میں بڑے بڑے امراء اور ارباب اثر رہتے تھے۔ان میں عمیر کا خاندان رئیس القبائل تھا۔یہ تین بھائی تھے۔عبدیالیل بن عمیر۔مسعود بن عمیر اور حبیب بن عمیر آنحضرت ﷺ ان کے پاس گئے۔اور اسلام کی دعوت دی۔ان تینوں نے جو جواب دیئے وہ نہایت تکلیف دہ تھے۔

ایک نے کہا اگر تجھ کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تو تُو کعبہ کا پردہ چاک کر رہا ہے، دوسرے نے کہا کیا خدا کو تیرے سوا اور کوئی نہیں ملتا تھا۔ تیسرے نے کہا میں بہرحال تجھ سے بات نہیں کر سکتا۔تو اگر سچا ہے۔تو تجھ سے گفتگو کرنا خلاف ادب ہے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو گفتگو کے قابل نہیں۔ان ظالموں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا طائف کے بازاریوں کو ابھارا کہ آپ کی ہنسی اڑائیں،شہر کے اوباش ہر طرف سے ٹوٹ پڑے یہ مجمع دورویہ صف باندھ کر کھڑا ہوا جب آپ ادھر سے گزرے تو آپ کے پاؤں پر پتھر مارنے شروع کئے۔ یہاں تک کہ آپ کی جوتیاں خون سے بھر گئیں۔جب آپ زخموں سے چور ہوکر بیٹھ جاتے تو بازو تھام کر کھڑا کر دیتے جب آپ پھر چلنے لگتے۔تو پتھر برساتے، ساتھ ساتھ گالیاں دیتے اور تالیاں بجاتے جاتے۔آخر آپ نے انگوروں کے ایک باغ میں پناہ لی۔ یہ باغ عتبہ بن ربیعہ کا تھا۔ جو باوجود کفر کے شریف الطبع اور نیک نفس تھا۔اس نے آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا۔ تو اپنے غلام کے ہاتھ جس کا نام عداس تھا۔ انگوروں کا خوشہ ایک طشتری میں رکھ کر بھیجا اس سفر میں زید بن حارث بھی ساتھ تھے۔

(سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اول،ص 244)

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو غلبہ عطا فرمایا۔ جب آپ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا۔کئی دن کے محاصرہ کے بعد جب آپ ﷺ بغیر حملہ کئے واپس روانہ ہونے لگے تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ ان کے حق میں بددعا فرمائیں رحمت دو عالم نے ان الفاظ میں طائف والوں کے لئے دعا فرمائی۔ اے خدا ثقیف کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس لے آ۔ دعائے نبوی کا اعجاز تھا کہ پورا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔　(سیرۃ النبیؐ شبلی نعمانی جلد 2،ص 44)

اس واقعہ کو صحیح بخاری میں حکایۃ رسول کریم ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جیسے میں آنحضرت ﷺ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ ایک نبی کی حکایت بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم والوں نے ان کو اتنا مارا کہ لہولہان کردیا، وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے اور یوں دعا کرتے جاتے اے میرے رب میری قوم کو بخش دے کہ وہ مجھے پہچانتے نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب استتاب المرتدین باب اذا عرض الذمی)

زہر آلودہ گوشت کھلانے والی کو معاف فرمادیا

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کے پاس زہر آلودہ بکری لائی۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھایا پھر اس عورت کو لایا گیا آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الھبہ باب قبول الھدیہ من المشرکین)

عبداللہ بن ابی بن سلول کو معاف فرمادیا

یہ منافقین کا سردار تھا۔ ظاہر میں گو آنحضرتؐ کی اطاعت کو منظور کر لیا تھا۔ لیکن آنحضرتؐ کی ذات پر غلیظ حملے کرنے کا کوئی موقع نہ چھوڑتا تھا۔

حضرت اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فدک کے علاقے کی ایک چادر ڈال کر گدھے پر سوار ہوئے۔ اور اپنے پیچھے مجھے بٹھایا۔ اور سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے بنو حارث بن خزرج میں واقعہ بدر سے پہلے تشریف لے جا رہے تھے۔ تو ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس وقت اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ آنحضورؐ نے دیکھا کہ اس مجلس میں مسلمان بھی بیٹھے ہیں بت پرست بھی ہیں۔ اور یہودی بھی بیٹھے ہیں اور اسی مجلس میں عبداللہ بن رواحہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اس مجلس پر گدھے کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول پڑی تو عبداللہ بن ابی سلول نے اپنی چادر سے ناک کو ڈھانک لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو سلام کیا، پھر رک گئے اور اپنی سواری سے اترے اور ان کو دعوۃ الی اللہ کی۔ ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا اے صاحب! جو بات تم کہہ رہے ہو۔ وہ اچھی بات نہیں ہے۔ اور اگر یہ حق بات بھی ہے تو ہمیں ہماری مجلس میں سنا کر تکلیف نہ دو۔ اپنے گھر میں جاؤ۔ اور جو شخص تمہارے پاس آئے۔ اسے قرآن پڑھ کر سنانا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کی یہ باتیں سن کر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کیا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں آکر قرآن سنایا کریں۔ کیونکہ ہم قرآن کو سننا پسند کرتے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ مسلمان اور مشرک اور یہود سب اٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح بحث میں الجھ گئے۔ کہ لگتا تھا کہ ایک دوسرے کے گلے پکڑ لیں گے۔ آنحضرت ﷺ ان کو مسلسل خاموش کرواتے رہے۔ جب خاموش ہو گئے۔ تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ اور سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور اس کو جا کر بتایا کہ ابو جہاب یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول نے کیا کہا ہے؟ تو سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے عفو اور درگزر کا سلوک فرمائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم جیسی عظیم کتاب نازل کی ہے۔ اس سرزمین کے لوگوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو تاج پہنا کر اپنا بادشاہ بنائیں۔ اور اس کے دست و باز و کو مضبوط کریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فیصلے سے اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے۔ انکار کر دیا۔ تو اس سے اس کو بڑا دکھ پہنچا۔ اس وجہ سے اس نے آپ سے یہ بدسلوکی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے عفو کا سلوک فرمایا۔

(بخاری کتاب المرضی باب عیادۃ المریض راکبا و ماشیا)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ کسی غزوہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مارا اس پر اس انصاری نے باآواز بلند کہا کہ اے انصار! میری مدد کو آؤ۔ اور مہاجر نے جب معاملہ بگڑتے ہوئے دیکھا تو اس نے باآواز بلند کہا کہ اے مہاجرو! میری مدد کو آؤ یہ آوازیں رسول اللہ ﷺ نے سن لیں تو آپ نے دریافت فرمایا۔ یہ کیا زمانہ جاہلیت کی سی آوازیں بلند ہو رہی ہیں؟ اس پر آنحضورؐ کو بتایا گیا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصار کی پشت پر ہاتھ مار دیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو۔ یہ ایک بری بات ہے۔ پھر پانی پینے کے اوپر یہ جھگڑا شروع ہو گیا تھا۔ کہ میں پہلے پیئوں گا اس نے کہا پہلے میں۔ بعد میں یہ بات عبداللہ بن ابی بن سلول نے سنی تو اس نے کہا مہاجرین نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹے تو مدینہ کا معزز ترین شخص مدینہ کے ذلیل ترین شخص کو نکال باہر کرے گا۔ (نعوذ باللہ)

عبداللہ بن ابی بن سلول کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہو گئی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔ حضرت عمرؓ کی بات سن کر آنحضورؐ نے فرمایا اس سے درگزر کرو۔ کہیں لوگ یہ باتیں نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر باب قولہ یقولون لئن رجعنا الی المدینہ)

ابن اسحق کہتے ہیں عبداللہ بن ابی بن سلول (جو ایک فدائی مسلمان مخلص نوجوان تھا) نے بھی اپنے باپ کے اس قول کو سنا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ بات سنی ہے۔ اور اگر آپ کا ارادہ ہے کہ میرے باپ عبداللہ بن ابی کو قتل کرنا ہے۔ تو مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کی گردن اڑا دوں۔ کیونکہ اگر کسی اور نے اسے قتل کیا یا سزا دی تو پھر کہیں میری زمانہ جاہلیت کی رگ نہ پھڑک اٹھے اور میں اس شخص کو قتل کر دوں۔ جس نے میرے باپ کو قتل کیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کسی قسم کی کوئی سزا دینے کا میں نے ارادہ نہیں کی بلکہ فرمایا کہ میں تمہارے باپ کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کروں گا۔

(سیرۃ النبی ابن ہشام (مترجم) جلد 3، ص 92 غزوہ بنی مصطلق)

رحمت دو عالم سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی ان تمام تر گستاخیوں کے باوجود جس قدر احسان حسن سلوک اور نرمی کا رویہ اپنایا اس کا اندازہ آئندہ سطور کے مطالعہ سے بخوبی ہو گا۔

حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کو بلایا گیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف لپکا اور میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور اس نے تو فلاں فلاں دن یہ بات کہی تھی۔ میں اس کے خلاف اس کی باتیں گننے لگا۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ۔ جب میں نے آپؐ سے بہت اصرار کیا۔ تو آپ نے فرمایا مجھے تو اختیار دیا گیا ہے۔ سو میں نے اختیار کر لیا ہے۔ اور اگر میں یہ جانوں کہ میں ستر بار سے زیادہ اس کے لئے دعائے مغفرت کروں اور وہ بخشا جائے گا۔ تو میں ضرور اس سے بھی زیادہ کروں۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر آپ لوٹ آئے۔ اور تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سورہ توبہ کی آیت 84 نازل ہوئی یعنی تو ان میں سے کسی کی بھی نماز جنازہ نہ پڑھ۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ عن الصلوٰۃ علی المنافقین)

پھر یہی نہیں اور آگے احسان دیکھئے۔

نبی اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس اس کے دفن کئے جانے کے بعد آئے۔ آپ نے اس کو باہر نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنایا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الکفن فی القمیص)

تلوار سونتنے والے کو معاف فرما دیا

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جنگ کے لئے نکلے جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ لوٹے آپؐ کو ایک وادی میں جس میں کثرت سے ببول کے درخت تھے۔ دوپہر آگئی۔ رسول اللہ ﷺ اتر پڑے اور لوگ ادھر ادھر بکھر کر درختوں کے سائے میں چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک ببول کے درخت کے نیچے ڈیرہ لگایا۔ اور اپنی تلوار اس سے لٹکا دی اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں اور آپ کے پاس ایک بدوی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ جبکہ میں سو رہا تھا۔ میں جاگ اٹھا اور وہ تلوار اس کے ہاتھ میں ننگی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا۔ میں نے تین بار کہا اللہ۔ اور آپ نے اس بدوی کو سزا نہ دی اور وہ بیٹھ گیا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب من علق سیفہ بالشجر فی السفر)

فتح مکہ پر عام معافی کا اعلان فرما دیا

فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں امن قائم ہونے کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بعد آپ نے مجمع کی طرف دیکھا تو جباران قریش سامنے تھے۔ ان میں وہ حوصلہ مند بھی تھے۔ جو اسلام کے مٹانے میں سب سے پیشرو تھے۔ وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ ﷺ پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں۔ وہ بھی تھے جن کی تیغ و سنان نے پیکر قدسی ﷺ کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرتؐ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ بھی تھے جو وعظ کرتے وقت آنحضرتؐ کی ایڑیوں کو لہولہان کر دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جن کی تشنہ لبی خون نبوت کے سوا کسی چیز سے بجھ نہیں سکتی تھی۔ وہ بھی تھے جن کے حملوں کا سیلاب مدینہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا۔ وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشی مہریں لگایا کرتے تھے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور پوچھا تم کو کچھ معلوم ہے؟ میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ یہ لوگ اگرچہ ظالم تھے، شقی تھے، بے رحم تھے۔ لیکن مزاج شناس تھے۔ پکار اٹھے کہ اخ کریم وابن اخ کریم آپ ہمارے مہربان بھائی ہیں، مہربان بھائی کے بیٹے ہیں آپؐ نے فرمایا۔

لاتثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء

تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اول، ص 480)

یہ وہ لوگ تھے جن کو فتح مکہ کے موقع پر معاف کیا گیا تھا۔ اور معاف بھی اس شان سے کیا ہے کہ **لا تثریب علیکم الیوم** کے صرف ایک فقرہ پر اکتفا نہیں کیا۔ اس کے بعد معافی کا جو سمندر کھل جاتا ہے۔ وہ آنحضورؐ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ اس کی داستان بڑی طویل ہے ایک ایک مجرم جس کا آپ قصہ سنیں گے کہ اس نے کیا کیا ظلم کئے تھے۔ اور کس طرح سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سے معافی کا سلوک فرمایا۔ تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

ہندہ بنت عتبہ کو معاف فرما دیا

ابو سفیان کی بیوی ہندہ وہ عورت تھی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں ہندہ بنت عتبہ اور عورتوں کو ساتھ لے کر صحابہ کرام کی لاشوں کے پاس آئی اور ان کے ناک، کان کاٹنے شروع کئے، یہاں تک کہ ہندہ نے ان کانوں اور ناکوں کے ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنے اور اپنا سارا زیور اتار کر وحشی۔ جبیر بن مطعم کے غلام کو حضرت حمزہؓ کے شہید کرنے کے انعام میں دے دیا۔ حضرت حمزہؓ کا جگر مبارک نکال کر اس نے اپنے منہ میں لے کر چبایا۔ مگر اس کو نگل نہ سکی۔ تب اس کو اگل دیا۔

(سیرۃ النبی ابن ہشام جلد 3، ص 25 مترجم)

سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو جنگ احد میں سب سے زیادہ دکھ حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کا تھا۔ اس قدر بے قراری سے آپ ﷺ اس دکھ کا اظہار فرمایا کرتے تھے کہ ساری تاریخ میں کسی اور دکھ کا اس طرح اظہار نہیں ملتا۔

چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر ہندہ نقاب اوڑھ کر بیعت کرنے والیوں میں شامل ہو گئی۔ آنحضور ﷺ کو اس کی آواز اور حرکتوں کا پتہ چل گیا کہ کون عورت ہے۔ لیکن آپ ﷺ کو تو معاف کرنے کا بہانہ چاہئے تھا۔ فرمایا اچھا ٹھیک ہے، تم کو بھی معاف کرتا ہوں۔ وہ ایک دفعہ بولی دو دفعہ بولی اس وقت بھی اس نے گستاخیاں کیں مثلاً آنحضور ﷺ نے جب بیعت کے الفاظ دوہرائے تو کہنے لگی کہ مردوں سے تو آپ یہ بیعت نہیں لیتے۔ عورتوں سے کیوں بیعت لے رہے ہیں۔ آنحضور ﷺ سمجھ گئے کہ یہ کون ہے؟ پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے یہ عہد لیا کہ اپنے بچوں کو قتل نہیں کریں گی۔ ہندہ بولی کہ ہم نے جو بچے پال پوس کر جوان کئے تھے وہ تو جنگ بدر کے دن آپ ؐ نے قتل کر دئے تھے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے زخموں پر نمک پاشی ہو رہی تھی۔ ایسا شخص جو اس قدر ڈھٹائی کے ساتھ آگے سے جواب دے رہا ہے۔ اور گستاخیاں کر رہا ہے، اس پر بھی آنحضرت ﷺ نے جواباً مسکرا کر فرمایا ہندہ! میں جانتا ہوں تم عتبہ کی بیٹی ہو۔ پھر جب آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ دیکھو چوری بھی نہ کرو۔ اس پر پھر وہ بولی کہ چوری! بس میں تو ابو سفیان کی تھوڑی سی چوری کر لیتی ہوں۔ ابوسفیان بھی وہیں تھا۔ اس نے کہا میں اس کو پچھلی ساری چوریاں معاف کر دیتا ہوں یا رسول اللہ! آپ بھی معاف فرما دیں کہاں خاوند کے چند پیسے معاف کرنا اور کہاں ہندہ کو معاف کر دینا جس نے آپ ؐ کے چچا کا جگر چبا لیا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

(سیرۃ الحلبیہ جلد 3، ص 46-47)

عکرمہ بن ابی جہل کو معاف فرما دیا

عکرمہ بن ابی جہل کو معاف فرما دینے کا واقعہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔

وہ ابوجہل جو خباثت اور دکھ دینے میں سب سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اس کا بیٹا عکرمہ بھی ان لوگوں میں سے تھا جس کو آنحضرت ﷺ نے شروع میں معاف نہ کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ یہ وہی عکرمہ ہے جس نے جنگ احد میں خالد بن ولید کے علاوہ غیر معمولی کردار ادا کیا تھا۔ یہ نہایت تیز طرار اور بڑا قابل جرنیل تھا۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر اس خوف سے بھاگ گیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے حلقہ اثر ہی سے نکل جاؤں گا۔ چنانچہ وہ جنوب کی طرف بھاگا اور پھر وہاں سے حبشہ کی طرف جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ رہا تھا تو اتنے میں اس کی بیوی وہاں پہنچ گئی۔ اور اسے کہنے لگی تمہارے دماغ کو کیا ہو گیا ہے۔ تم دنیا میں سب سے بڑے محسن اور سب سے زیادہ بخشش کرنے والے سے بھاگ رہے ہو اس نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی معاف کر دیں گے؟ وہ کہنے لگی تم چل کر دیکھو تو سہی۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ عکرمہ کو اس کی بیوی لینے گئی ہے۔ اور شائد اس کو لے کر واپس آ جائے۔ آپ ؐ نے صحابہ کو نصیحت فرمائی کہ دیکھو! عکرمہ بن ابی جہل نہ کہنا اس سے اس کو دکھ پہنچے گا۔ مُردوں کے دکھ تم زندوں میں کیوں منتقل کرتے ہو۔ جب وہ آیا اور آنحضرت ﷺ کو خبر ملی تو اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اور چادر بھی نہیں لی۔ چل پڑے اور فرمانے لگے مرحبا بالراکب المہاجر۔ مرحبا بالراکب المہاجر اور اونٹنی کے سوار مہاجر کو مرحبا، مرحبا! وہ واپس آ گیا۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ذکر عکرمہ بن ابی جہل جلد 4، ص 538)

رسول اللہ ﷺ کے معاف فرما دینے پر عکرمہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر عکرمہ نے شرم کے باعث اپنا سر جھکا لیا۔ اس پر سول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عکرمہ! ہر وہ چیز جو میری قدرت میں ہے اگر تم اس میں سے کچھ مجھ سے مانگو تو میں تم کو عطا کر دوں گا۔ عکرمہ نے کہا مجھے میری وہ تمام زیادتیاں معاف کر دیں جو میں آپ سے کرتا رہا ہوں۔ اس پر نبی ﷺ نے یہ دعا دی کہ اے اللہ عکرمہ کو ہر وہ زیادتی جو وہ مجھ سے کرتا رہا ہے بخش دے۔ یا آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکرمہ میرے بارہ میں جو بھی کہتا رہا ہے۔ وہ اس کو بخش دے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3، ص 132)

وحشی کا جرم معاف فرما دینا

عبید اللہ نے وحشی سے کہا کہ حضرت حمزہ ؓ کے قتل کا قصہ تو بیان کر۔ وحشی جنگ احد کا حال بیان کرتے ہوئے حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں ایک پتھر کی آڑ میں چھپ کر بیٹھ رہا۔ حضرت حمزہ ؓ جب میرے قریب آئے تو میں نے اپنا حربہ ان پر دے مارا اور وہ ان کے زیر ناف لگا اور حضرت حمزہ ؓ اسی وقت شہید ہو گئے۔ خیر جب جنگ کے بعد لوگ اپنے گھروں کو لوٹے تو میں بھی ان کے ساتھ لوٹا اور مکہ ہی میں ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ اسلام وہاں پھیل گیا۔ (مکہ فتح ہو گیا) اس وقت میں طائف چلا گیا۔ طائف کے لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ سفیر بھیجے۔ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ سفیروں کو کچھ نہیں کہتے میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ اور آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ آپ ؐ نے مجھے دیکھا اور فرمایا کیا وحشی تو ہی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تو نے ہی قتل کیا تھا۔ میں نے کہا آپ کو تو سب حال معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ اپنا منہ مجھے نہ دکھلائے۔ آپ نے مجھے معاف فرما دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہ ؓ)

سیدنا حضرت اقدس رحمت دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عفو و درگزر کی انتہا کا اس بات سے مزید پتہ چلتا ہے کہ جب آنحضرت ؐ نے وحشی سے حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کے بارہ میں مزید سوال کئے کہ کس طرح شہید کیا تھا اور پھر کیا کیا تھا؟ تو صحابہ کہتے ہیں کہ اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اپنے چچا کی یاد تازہ ہونے پر یقیناً یہ آنسو نکلے ہوں گے۔ وہ چچا جس نے ابو جہل کے مقابلہ میں آپ کا ساتھ دیا تھا۔ اور آپ کے حق میں کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن حضرت حمزہ ؓ کے قاتل سے قدرت رکھنے کے باوجود آپ نے شفقت اور عفو کا سلوک فرمایا اور وحشی کو معاف فرمایا۔ (الکامل فی التاریخ لابن اثیر)

80 حملہ آوروں کو معاف فرما دیا

حضرت انس ؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ قریش مکہ کے اَسّی (80) آدمی حضرت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ؓ پر نماز فجر کے وقت اچانک تنعیم کے پہاڑ سے حملہ آور ہوئے۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیں۔ لیکن وہ سب کے سب پکڑے گئے۔ بعد میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(سنن ترمذی ابواب تفسیر القرآن۔ سورۃ الفتح)

حملہ آور کے پکڑے جانے پر معاف فرما دیا

ایک شخص فضالہ بن عمیر فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ طواف کر رہے تھے۔ تو آپ ؐ کے قریب قتل کی نیت سے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو اس کے منصوبے کی خبر کر دی۔ آپ ؐ نے اسے دیکھ لیا۔ اور بلایا تو وہ گھبرا گیا پھر آپ ؐ نے اس سے پوچھا کہ کس نیت سے آئے ہو۔ بہانے بنانے لگا آپ ﷺ مسکرائے اور پیار سے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ بغیر کسی خوف کے کہ ہتھیار اس کے پاس ہے۔ کس نیت سے وہ آیا ہوا ہے۔ فضالہ کہتے ہیں کہ جب آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو میری تمام نفرت دور ہو گئی۔ اور مجھے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت ہو گئی۔

(سیرت ابن ہشام جلد 3 مترجم، ص 154)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح پا کر سب کو **لاتثریب علیکم الیوم** کہا اور اُسے عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا۔ اور حقانی صبر آنحضرت ﷺ کا کہ جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1، ص 287)

بقیہ صفحہ 6

سوسائٹی میں شراکت۔ اس طرح ہماری صلاحیتوں کو نکھارا''۔

جولائی میں (تانیہ) خان نے اپنی بڑی اور منجھلی بیٹی کو احمدیہ...... جماعت کے سالانہ علمی مقابلہ جات کے لئے تیاری کروائی۔ یہ مقابلہ جات اُن کی تدفین کے ٹھیک ایک ہفتہ بعد منعقد ہوئے۔ 12 سالہ عالیہ اور 10 سالہ صفیہ دونوں نے انگریزی تقریری مقابلہ جات میں اپنے اپنے گروپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

''میری منجھلی بیٹی اس مقابلہ میں شریک نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن بڑی نے اسے سمجھایا کہ یہ ہماری والدہ کی خواہش تھی کہ ہم حصہ لیں۔ یہ اپنی والدہ کی وجہ سے مضبوط ہیں۔'' آصف خان نے بتایا۔

ان گرمیوں میں بہت سے لوگ (تانیہ) خان کے قرضدار ہیں کہ اُس نے اپنے جسم کے 6 مختلف اعضاء 5 مختلف افراد کو عطیہ کئے ہیں۔ ایک کو ان میں سے جگر اور لبلبہ لگایا گیا ہے۔ آصف خان کے مطابق وہ ایک مثالی عطیہ کنندہ ثابت ہوئیں کیونکہ خوش قسمتی سے ان کے خون کا گروپ O Positive تھا۔

اپنی آخری بیماری سے ایک ماہ پہلے انہوں نے ایک آرٹ (سے متعلق تصویر) خریدی جو اُن کے کچن میں آویزاں ہے، اس پر تحریر ہے ''اگر آپ بغیر مقصد کے زندہ رہتے ہیں تو بے نام مر جاتے ہیں''۔ (بشکریہ ٹورانٹو سٹار)

http://www.thestar.c om/ newsgta/2013 /09/02/teacher_tanya_khan_touche d_lives_far_be yond_the_classro om.print.html

انگریزی سے ترجمہ: مکرم آصف منہاس صاحب کینیڈا

محترمہ تانیہ خان صاحبہ۔ٹورانٹو سٹار کا خراج عقیدت

محترمہ تانیہ خان صاحبہ (اہلیہ مکرم آصف افضل خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ) کی جواں سالہ وفات جماعت کینیڈا کو اور ان کے جاننے والوں کو سوگوار کر گئی۔ اچھی بھلی تھیں، مثالی داعیہ الی اللہ اور ایک فعال احمدی۔ چند دن بیمار رہیں اور 6/اگست 2013ء کو قضائے الٰہی سے اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/اگست 2013ء کے خطبہ جمعہ میں مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد اُن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ تانیہ خان صاحبہ پیشہ کے لحاظ سے مقامی سکول میں ٹیچر تھیں۔ 3 ستمبر 2013ء کو صوبہ اونٹاریو میں نئے تعلیمی سال کا پہلا دن تھا۔ اس موقع پر کینیڈا کے کثیر الاشاعت اخبار ٹورانٹو سٹار نے مرحومہ سے متعلق ایک آرٹیکل نمایاں طور پر شائع کیا۔ اس کا ترجمہ قارئین کے افادہ اور مرحومہ کے لئے دعا کی غرض سے پیش ہے۔

ٹیچر تانیہ خان نے کلاس روم سے بہت باہر تک انسانی زندگیوں کو چھوا

3 ستمبر کو جب ٹورانٹو کے سکول اپنے دروازے دوبارہ کھولیں گے، ایک ٹیچر جو اپنی تھارن ہل سکول کی کلاس سے بہت باہر تک انسانی زندگیوں پر اثر انداز ہوئیں، غیر حاضر ہوں گی۔

تانیہ خان جو Louis-Honore Frechette پبلک سکول میں پڑھاتی تھیں، دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے نو دن موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد بالآخر 6 اگست کو انتقال کر گئی تھیں۔

"وہ سب سے زیادہ زندہ دل، خوش مزاج اور مخلص خاتون تھیں، ان تمام لوگوں سے زیادہ جن کو میں زندگی میں ملی ہوں۔ اور وہ اپنے جاننے والوں کے لئے ایک خلا چھوڑ گئی ہیں" یہ کہنا تھا جوڈی ژلاگ کا جو تانیہ کو پچھلے 15 سال سے جانتی ہیں۔

میپل کی رہائشی تین بچوں کی 38 سالہ ماں صرف ایک باپردہ ٹیچر سے بڑی تھیں۔ وہ اپنے مذہب اور عقیدے پر پوری طرح کاربند اور بین المذاہب ڈائیلاگ کے لئے سرگرم تھیں۔ وہ اپنے طلباء کے علاوہ اساتذہ کے لئے بھی مثالی نمونہ (رول ماڈل) تھیں۔ وہ ایک غیر معمولی حس مزاح رکھنے والی خاتون تھیں اور بخوبی جانتی تھیں کہ کس طرح سے لوگوں کو کلاس روم میں اور کلاس سے باہر مطمئن رکھا جاسکتا ہے۔ ان کی بہت سی ایسی سہیلیاں تھیں جن میں سے ہر کوئی یہ سمجھتی ہے کہ وہ ان کی بہترین دوست تھی۔

ان کے اہل خانہ کے نام ایک پیغام میں اُن کے ایک آٹھویں کلاس کے طالب علم نے لکھا "ایک دن تانیہ خان اپنا پہلا قیمتی پرس ایک دکان پر بھول آئی تھیں اور وہاں کام کرنے والے ایک شخص نے انہیں وہ پرس واپس کر دیا تھا۔ یہ ایک بظاہر چھوٹا اور غیر معروف سا واقعہ تھا لیکن آپ نے جس جذباتی انداز میں یہ واقعہ میری کلاس کو سنایا اس وقت یہ واقعہ آپ کی زبان سے سننے اور آنکھوں کے جذبات دیکھنے کے لائق تھے۔ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات جو وہ ہمیں سناتی تھیں، ان سے میرا سوسائٹی اور انسانیت پر یقین پختہ ہوا"۔

10/اگست کو ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے جنازہ میں شریک ہوئے، جو کہ ان کے شوہر آصف خان کے مطابق احمدیہ...... جماعت کینیڈا کا ایک بڑا جنازہ تھا۔ اونٹاریو صوبہ کی وزیر اعلیٰ کیتھلین وِن بھی تانیہ خان کی کمیونٹی میں اعلیٰ اقدار کے فروغ کی کاوشوں کو سراہنے کے لئے جنازہ میں شریک ہوئیں۔

"وہ آپ کو اپنا گرویدہ بنا لیتی تھیں۔ تعریف کرنے میں بخل نہیں کرتی تھیں اور لوگوں کی بات بغور سنتی تھیں۔" یہ کہنا تھا ان کے جیٹھ احسن خان کا۔

ٹورانٹو کے لوگوں سے (تانیہ) خان کا پہلی دفعہ اکتوبر 2006ء میں بڑے پیمانے پر تعارف ہوا جب وہ وسط رمضان میں انہوں نے سٹار کے رپورٹر اور فوٹوگرافر کو دعوت دی کہ وہ سارا دن ان کے اہل خانہ کے ساتھ گزاریں۔ ان کے خاوند اس معاملہ میں جوشیلے نہیں تھے کہ اپنا گھر دنیا کے لئے کھول دیں۔ لیکن ان کی بیوی یہ کرنا چاہتی تھی "وہ پوری طرح سرگرم تھیں۔" آصف نے کہا۔

(تانیہ) خان دوسری دفعہ خبروں میں دوسال بعد تب آئیں جب انہوں نے بطور شریک چیئرمین 28 خواتین کے ایک گروپ سمیت Habitat for Humanity (ایک رفاہی ادارہ) کے تحت 6 گھروں کی دیواریں (ڈرائی وال) لگائیں۔

پھر بھی (تانیہ) خان کا زیادہ کام میڈیا کی نظروں سے اوجھل رہا۔

"ان کی مکمل وابستگی مذہبی ہم آہنگی کی تعلیم سے رہی۔ وہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے حوالہ سے بے لچک رویہ رکھتی تھیں۔ وہ ایک تبدیلی کی علامت تھیں"۔ یہ کہنا تھا کیتھی گِبس کا جو بشپ سٹراخن سکول کے شعبۂ مذاہب کی انچارج ہیں۔

دوسرے عقائد سے تعلق رکھنے والوں کو جاننے کے بارہ میں خان نے ایک دفعہ کہا کہ "اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہمارے (عقیدہ کے) بارہ میں جانے تو ہمیں بھی ان کے بارہ میں جاننا ہوگا"۔

"تمام دوسری چیزوں سے ورے، تمام بین المذاہب سرگرمیوں کے بعد ایک چیز ہمیشہ میرے ذہن میں گونجتی ہے کہ مختلف عقائد کے لوگ جو ہمیں ملنے آتے ہیں ان میں زیادہ قدریں باہم مشترک ہیں بہ نسبت اختلافات کے۔ آپ ایک طرح عبادت کرتے ہیں، میں دوسری طرح لیکن بالآخر ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں۔"

ربائی (یہودی عالم) لوری کوہن، استاد عبرانی کمیونٹی اکیڈمی ٹانن باوم کا کہنا ہے کہ "(تانیہ) خان دوسرے لوگوں تک پہنچنے کا ہنر جانتی تھیں۔" وہ کوہن کے سکول میں اُن کے مذہب کے بارہ میں بات کرنے اور ...... کا اصل چہرہ دکھانے آیا کرتی تھیں۔ طلباء ان سے مردوں اور عورتوں کے تعلقات کے بارہ میں سوال کیا کرتے اور ان کے لباس کے بارہ میں۔ (دینی حدود اور پردہ مراد ہیں۔ مترجم)

خان نے ایک دفعہ کہا کہ "سکول میں باپردہ رہنا بہت مثبت تجربہ تھا۔ کیا مجھے بہت سے سوالات کا سامنا رہا؟ بالکل۔ کیا لوگ حیرت کا اظہار کرتے تھے؟ کیا میں یہ چاہوں گی کہ مجھ سے اس بارہ میں اور بھی سوالات کئے جائیں؟ ضرور، کیونکہ میں جانتی ہوں کہ سوال تو ہوں گے"۔

تانیہ خان ایڈمنٹن میں 1975ء میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والدین ان کی پیدائش سے ایک سال قبل ہی لبنان سے ہجرت کر کے کینیڈا آئے تھے۔ اور یہ جب 10 سال کی تھیں تو ان کے والدین ٹورانٹو آگئے جہاں انہوں نے ایک پیزا اور سب ریسٹورنٹ کھولا۔

ان کی والدہ عمال الروادہ کے مطابق "پانچ لڑکیوں میں سب سے بڑی۔ تانیہ ہمارے خاندان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی تھیں"۔ خان اپنی بہنوں کے لئے بھی رول ماڈل تھی۔ وہ اسے دیکھتی تھیں۔ وہ اپنی بہنوں کے لئے ماں کی طرح تھی"۔

جب یونیورسٹی جانے کا وقت آیا تو (تانیہ) خان کے والدین نے اسے چند سال تعلیم مؤخر کرنے کا کہا کہ ریسٹورنٹ کے انتظام میں حصہ لو مگر وہ انہیں اس کے لئے قائل نہ کرسکے وہ جلد یونیورسٹی جانا چاہتی تھیں۔ تعلیم پہلے۔ اس لئے اس نے رائرسن یونیورسٹی میں بزنس پروگرام میں داخلہ لے لیا۔

(تانیہ) خان ایک دروزی عقائد رکھنے والے خاندان میں پیدا ہوئیں یونیورسٹی میں ان کا (دین حق) کی طرف رجحان پیدا ہوا۔ ان کے خاوند آصف خان، جن سے ان کی پہلی ملاقات رائرسن میں تعلیم کے دوران ہوئی، کے مطابق "ان گرمیوں میں جب ہماری پہلی ملاقات ہوئی وہ بائبل اور قرآن کریم از خود پڑھ چکی تھیں اور یہ فیصلہ کر چکی تھیں کہ اب وہ ایک (احمدی) ہیں۔ انہوں نے یہ فیصلہ میرے ساتھ تعارف کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے دل کی آواز پر کیا۔ کیونکہ وہ خود یہ چاہتی تھیں"۔

1998ء میں بیچلر ڈگری حاصل کرنے کے بعد انہیں Deloitte & Touche میں نوکری ملی جس کی وجہ سے ان کو ہر چند ماہ کے بعد آسٹریلیا تک کا سفر اختیار کرنا پڑتا تھا۔

بقول ان کے شوہر کے "اس (جیٹ سیٹنگ) زندگی میں، جو اس کا لمبا عرصہ تک پلان نہیں تھا، وہ اپنے گھر کے بارہ میں سوچا کرتی تھیں اور یہ کہ ان کا شیڈول بچوں کے شیڈول سے مطابقت رکھے تاکہ وہ ان کی تربیت کے لئے ان کے آس پاس رہیں"۔

اپنی پہلی بچی کی پیدائش کے بعد نوکری سے چھٹیوں (Maternity leave) میں وہ دوبارہ سکول گئیں اور 2002ء میں انہوں نے یارک یونیورسٹی سے .B.Ed کی ڈگری حاصل کی اور کلائن برگ پبلک سکول میں ستمبر سے بطور ٹیچر ملازمت حاصل کرلی۔

اپنے 11 سالہ ٹیچنگ کیریئر کے دوران مختلف سکول بورڈز میں حصہ لیتے ہوئے انہوں نے سکولوں میں مساوات اور جامعیت پیدا کرنے پر زور دیا۔ کین تھرسٹن ڈائریکٹر یارک ریجنل سکول بورڈ کے مطابق "وہ ماضی کی غلط رواج پانے والی (سٹیریوٹائپ) سوچ ختم کرنے والی ایک متاثرکن رول ماڈل تھیں"۔

(تانیہ) خان نے بہت سے طلباء پر گہری چھاپ چھوڑی ہے۔ ایک 20 سالہ نوجوان لڑکی ماذوقہ، جو 2003ء میں ان کی طالبعلم رہی ہیں، کے مطابق "وہ ایک باذوق خاتون تھیں جن کی سوچ نئے زمانے سے مطابقت رکھتی تھیں وہ ایک پرولولہ اور دل موہ لینے والی شخصیت تھیں۔ انہوں نے حدود وقیود کو مثبت انداز میں آگے بڑھایا۔ انہیں علم تھا کہ وہ ہم بچوں کے ساتھ کیسے چل سکتی ہیں"۔

لواحقین کے نام خط میں ماذوقہ لکھتی ہیں کہ "میں چھٹی کلاس میں (تانیہ) خان کی ہیلتھ کی کلاس نہیں بھول سکتی۔ کسی نے بھی، ہاں کسی نے بھی ہمیں، معصوم اور سادہ لوح بچوں کو ہماری آئندہ جسمانی ضروریات کے مطابق صحت کے بارہ میں اس طرح نہیں بتایا جیسا آپ نے۔ آپ کے دلکش سلوک، پُرسکون طرز عمل اور حکمت و دانائی نے ہماری بڑھتی ضرورتوں کے متعلق ہمیں بہت کچھ سکھایا۔ آپ نے ہمیں مساوات سکھائی۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

❁ مکرم معین الحق شمس صاحب سڈنی آسٹریلیا اطلاع دیتے ہیں۔

محترم محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی چھوٹی بیٹی مکرمہ سارہ احمد صاحبہ کی تقریب شادی مورخہ 28 دسمبر 2013ء کو ہمراہ مکرم طیب رضوان صاحب ابن مکرم محمد عبدالکریم صاحب، خلافت جوبلی ہال مشن ہاؤس سڈنی میں منعقد ہوئی۔ اس سے قبل مورخہ 4 فروری 2012ء کو بنگلہ دیش میں نکاح ہوا تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم محمد انور صاحب کو مورخہ 21 جنوری 2014ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسری بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فیضیہ انور نام عطا فرمایا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ تحریک وقف نو میں شامل ہے نومولودہ مکرم فیروز دین صاحب آف چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی نسل سے اور مکرم محمد شفیع صاحب گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی فعال عمر عطا کرے۔ خلافت احمدیہ کی سچی وفادار، سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سچی خادمہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم رائے سرفراز احمد بھٹی صاحب ولد مکرم رائے ھستہ خان بھٹی صاحب دارالیمن وسطی ربوہ بیمار ہیں اور عرصہ دو تین ماہ سے ربوہ اور اسلام آباد میں زیر علاج رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ شگفتہ عبدالرحیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب ابن مکرم شیخ محمد ساجد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 9 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب بیت الصادق دارالعلوم غربی ربوہ میں مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق نے کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

❁ مکرمہ مبارکہ حفیظ صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر غربی نمبر 3 حلقہ اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے میری بیٹی مکرمہ سعدیہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد غالب صاحب کو مورخہ 15 دسمبر 2013ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حوریہ دعا تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا جمیل احمد صاحب آف سعد اللہ پور کی پوتی اور مکرم حفیظ احمد طاہر صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین جماعت اور والدین کیلئے باعث عزت وقابل فخر وجود بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم شاہد عزیز خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی افراح خان بنت مکرم غلام مرتضیٰ خان صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال حال مقیم جرمنی خون کے ایک پیچیدہ مرض کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص رحم اور فضل سے حالت دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

❁ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم رانا مبارک احمد صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم راجہ خاور رحمٰن صاحب آف کینیڈا کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے حاذق احمد نام عطا فرمایا ہے۔ جو ددھیال کی طرف سے حضرت منشی چوہدری امیر محمد خان صاحب اہرانوی رفیق حضرت مسیح موعود، ننھیال کی طرف سے بھی حضرت چوہدری غلام قادر صاحب آف لنگیری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم رانا عبدالمنان خان صاحب آف کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو وقف کے اعلیٰ معیار پر پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، احمدیت کا سچا خادم اور خلافت احمدیہ کا شیدائی بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خاں وڑائچ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے مکرم عامر عثمان ظفر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کو مورخہ 25 جنوری 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مہرین ظفر عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم چودھری محمود احمد صاحب کاواں آف کراچی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی فعال لمبی زندگی والی، نیک، صالحہ، سعادت مند، نیک نصیب، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

شکریہ احباب

❁ مکرم منور احمد عباسی صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ وہمشیرہ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب تقریباً ڈیڑھ سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 6 جولائی 2013ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ آپ کی بیماری کے دوران جن احباب نے ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اور ان کی وفات پر جو عزیز واقارب وخواتین وحضرات ہمارے غم میں برابر کے شریک رہے اور اندرون ملک یا بیرون ملک سے بذریعہ فون ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار بذریعہ الفضل سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحومہ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم مبشر احمد ورک صاحب مربی ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد ورک صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دارالصناعۃ میں داخلہ

❁ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن و ایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس 4۔ وڈورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ پلمبنگ 3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن 4۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ۔

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3/ فون نمبرز 047-6211065,0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ داخلہ جاری ہے۔

☆ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔ (نگران دارالصناعۃ ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

8 فروری 2014ء

1:35 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:05 am	بیت امن کا افتتاح
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	الترتیل
11:55 am	اطفال الاحمدیہ یوکے ریلی 24 اپریل 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:11 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

9 فروری 2014ء

1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:25 am	اطفال الاحمدیہ یوکے ریلی
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
9:00 am	سپاٹ لائیٹ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کے ساتھ خدام الاحمدیہ کی ملاقات 7 نومبر 2013ء
12:45 pm	فیتھ میٹرز
1:45 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
9:10 pm	رفقائے احمد
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی ملاقات

☆......☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 30۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:43

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

30 جنوری 2014ء

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 اپریل 2008ء
4:10 am	انتخاب سخن
6:25 am	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع
7:35 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کے ساتھ افریقنوں کا ڈنر 2011ء
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	حضور انور کے ساتھ افریقنوں کا ڈنر 2011ء

Study in Poland !
(Shengen State)
EXPERIENCE EUROPE IN POLAND – INVEST IN YOUR FUTURE
Final call for Admission for March & Sep. 2014!
Meet Ms Anna Śniegulska (Int. Officer from University of Euroregional Economy In Warsw Jozefow) - Poland for Admission & Guidance
Bachelor & Master Degrees in Business, HRM, Project Management, Hotel and Tourism Management
• Affordable Fee For European Degree from 2500 €
• IELTS not required
WWW.EN.WSGE.EDU.PL
• Admission Eligibility: maximum 3 years education Gap
3rd Feb. Monday -11:30am to 7:30pm at PC Hotel Board Room "F" - Lahore.
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
EC Education Concern
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph: 021-2724606 2724609
47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

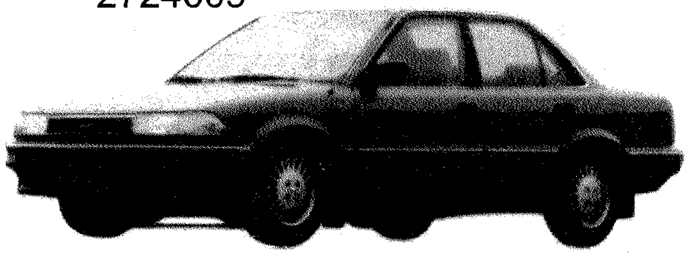

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606 2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔ جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
/servisshoespointrabwah

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0300-8135217, 0333-6706639
0333-8217034

FR-10